26/جنوری "یوم جمہوریہ" کیوں منایا جاتا ہے؟؟؟

محمد انور داؤدی ایڈیٹر "روشنی" اعظم گڈھ

پی ڈی ایف _ محمد مسعود اعجازی اورنگ آبادی

اعجازی لائبریری۔ وہاٹس ایپ گروپ۔

رابطہ۔ 7387127358

Scanned by CamScanner

"جنوری "یوم جمہوریہ /26

کیوں منایاجاتاہے -------------------------- محمد انور داؤدی

ایڈیٹر"روشنی " اعظم گڈھ

قارئین کرام؛ آزادہندوستان کی تاریخ میں دو دن انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، ایک 15 / اگست جس میں ملک انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہوا، دوسرا 26 / جنوری جس میں ملک جمہوری ہوایعنی اپنے ملک میں اپنے لوگوں پر اپناقانون لاگو اور نافذ ہوا

اپناقانون بنانے کیلئے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی صدارت میں29/ اگست 1947 /کو سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جسکوملک کاموجودہ قانون مرتب کرنے میں 2/سال 11 /ماہ اور 18 / دن لگے ،دستور ساز اسمبلی کے مختلف اجلاس میں اس نئے دستور کی ہر شق پر کھلی بحث ہوئی پھر26 / نومبر1949 / کواسے قبول کرلیاگیااور24 / جنوری 1950 / کوایک مختصراجلاس میں تمام ارکان نے نئے دستور پر دستخط کردیا

البتہ مولاناحسرت موہانی نے مخالفت کرتے ہوے دستور کے ڈرافٹ پر ایک نوٹ لکھاکہ

"یہ دستوربرطانوی دستور کاہی اجراء اور توسیع ہے جس سے آزادہندوستانیوں اورآزاد ھند کامقصدپورا نہیں ہوتا"

بہرحال 26/ جنوری 1950 /کو اس نئے قانون کولاگو(نافذ)کرکے پہلایوم جمہوریہ منایاگیا ،اسطرح ہر سال 26 / جنوری "جشن جمہوریت ،یوم جمہوریت "کے عنوان سے منایاجانے لگااور 15 / اگست 1947 / کی طرح یہ تاریخ بھی ملک کاقومی اوریادگاری دن بن گئی --

(یہ تو26 / جنوری کی بات ہوئی اب آئیے یہ سمجھیں کہ اس روز جمہوریت کے نام پر جشن کیوں مناتے ہیں))))

قارئین کرام:

بہاراورجشن کایہ دن ایک دوانگلی کٹاکر نہیں ملا، ایک دوسال احتجاج کرکے نہیں ملااگر آپ 1857 / کی بغاوت سے تاریخ کاحساب کریں گے تب بھی 1947 /تک 90 /سال بنتے ہیں

یہ سچ ہے کہ 18 /ویں صدی میں مغلیہ سلطنت کے زوال سے انگریزوں کوعروج ملامگر انگریزوں کاپہلاجہاز 1601 / میں دورجہانگیری میں ہی آچکاتھا اس حساب سے ہندوستان جنت نشان سے انگریزوں کاانخلاء 47 / میں 346 / سال بعد ہوا، اس دوران ظلم وبربریت کی ایک طویل داستان لکھی گئی جسکاہر صفحہ ہندوستانیوں کے خون سے لت پت ہے،جذبہ آزادی سے سرشار اور سر پر کفن باندھ کر وطن عزیز اوراپنی تہذیب کی بقاء کیلئے بے خطر آتش افرنگی میں کودنے والوں میں مسلمان صف اول میں تھے ،جنگ آزادی میں مسلمانوں کی قربانی الگ کردیں توہندوستان کبھی آزاد نہ ہوگا تاریخ آزادی ہند کے ساتھ انصاف نہ ہوگا --

Scanned by CamScanner

آزادی ملنے کے بعد سب سے بڑا مسئلہ یہ اٹھا کہ ملک کا دستور کیسا ہو؟ مذھبی ہو یا لا مذھبی ؟ اقلیت واکثریت کے درمیان حقوق کس طرح طے کئے جائیں؟ آزادی کے بعد ملک میں سیکولر جمہوری نظام نافذ کرانے میں جمعیت علماء ھند کا رول نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، جمعیت کے ناظم عمومی مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی نے بحیثیت رکن دستور ساز اسمبلی اقلیتوں کو مراعات دلانے میں نمایاں حصہ لیا------چنانچہ آیئن ھند کے ابتدائی حصے میں صاف صاف یہ لکھا گیا ہے کہ

"ہم ھندوستانی عوام تجویز کرتے ہیں کہ انڈیا ایک آزاد، سماجوادی، جمہوری ھندوستان کی حیثیت سے وجود میں لایا جائے جس میں تمام شہریوں کیلئے سماجی، معاشی، سیاسی، انصاف، آزادئ خیال، اظہار رائے، آزادئ عقیدہ ومذھب وعبادات، انفرادی تشخص اوراحترام کو یقینی بنایا جائے گا اور ملک کی سالمیت ویکجہتی کو قائم ودائم رکھا جائیگا" 1971 / میں اندرا گاندھی نے دستور کے اسی ابتدائیہ میں لفظ "سیکولر "کا اضافہ کیا

ہنوستانی جمہوری نظام ایک بہترین نظام ہے اس میں مختلف افکاروخیالات اورتہذیب وتمدن کے لوگ بستے ہیں اوریہی تنوع اوررنگارنگی یہاں کی پہچان ہے ------------26 / جنوری کو اسی مساوی دستور وآیئن کی تائید میں اورکثیر المذاھب کے باوجود باہمی یکجہتی اور میل جول کے اس عظیم ملک ھندوستان کی جمہوریت پر ناز کرنے کے لئے """جشن جمہوریت اوریوم جمہوریت """منا کر شہیدان ملک اور آئین کے بانیین ومرتبین کو بہترین خراج عقیدت پیش کی جاتی ہے لیکن لیکن:قارئین جشن جمہوریت کی یہ بہار یونہی نہیں آئی ھندستان میں جمہوری نظام لانے اورانگریزی تسلط ختم کرنے کی جدوجہد بڑی طویل ہے

آزادی کا یہ سفر کوئی آسان نہیں تھا.

داستان حریت بڑی دلدوز ہے میں مختصرا احاطہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں (میں نے اپنے قلمی رسالہ "روشنی"میں تفصیلی گفتگو کی ہے،---محمد انور داؤدی)

1498 / میں پرتگال (یورپ)والے ایک عربی ملاح "واسکوڈی گاما" کی مدد سے پہلی مرتبہ بحری راستے سے ھندوستان پہنچے اور کلکتہ سے اپنی تجارتی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور ایک عرصے تک خوب منافع کمایا، انکی دیکھا دیکھی یورپ کے دوسرے ممالک مثلا ہالینڈ، اور انگلستان والوں نے بھی ھندوستانی دولت لوٹنے کا پلان تیار کیا، چنانچہ انگلستان کے 101 / تاجروں نے 30 / ہزار پونڈ(انگریزی روپیہ)جمع کرکے "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے نام سے ایک کمپنی بنائی اور 1601 / میں انکا پہلا جہاز ھندوستان آیا-----

Scanned by CamScanner

اس وقت ہندوستان میں جہانگیر بادشاہ کی حکومت تھی (یہ اکبر بادشاہ کا لڑکا تھا اس کا اصل نام سلیم نورالدین اور لقب جہانگیر تھا) اس نے انگریزوں کا خیر مقدم کیا لیکن انگریزوں کو باقاعدہ تجارت کی اجازت جہانگیر کے دوسرے لڑکے شاہ خرم (شاہجہاں) نے دی ،
رفتہ رفتہ اس کمپنی نے تجارت کی آڑ میں اپنی فوجی طاقتوں میں اضافہ کرنا شروع کیا (یعنی مال کی جگہ ہتھیار اور ملازم کی آڑ میں فوجیوں کی آمد)
لیکن مرکز میں مغلیہ سلطنت اس قدر مضبوط تھی کہ انگریزوں کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی ،شاہجہاں کے دوسرے لڑکے اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد مغلیہ سلطنت کمزور ہونے لگی، اٹھارہویں صدی میں مغلیہ سلطنت کی عظمت کا سکہ کمزور ہوتے ہی طوائف الملوکی کا دور شروع ہوگیا
عیار اور شاطر انگریزوں نے پورے ملک پر قبضے کا پلان بنالیا، ہندوستانیوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کا منصوبہ طے کرلیا انکے خطرناک عزائم اور منصوبے کو بھانپ کر سب سے پہلے میدان پلاسی میں جس مرد مجاھد نے انگریزوں سے مقابلہ کیا اور 1757 / میں جام شہادت نوش کیا وہ شیر بنگال نواب سراج الدولہ تھا، پھر 1799 / میں سرنگاپٹنم میں انگریزوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شیر میسور سلطان ٹیپو نے ملک پر جان قربان کردی، جسکی شہادت پر انگریز فاتح لارڈ ہارس نے فخر و مسرت کیساتھ اعلان کیا تھا کہ
" آج ہندوستان ہمارا ہے"
واقعۃ انکے مقابل اب کوئی اور نہیں تھا دہلی تک راستہ صاف تھا، 1803 / میں انگریزی فوج دہلی میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئی اور بادشاہ وقت "شاہ عالم ثانی "سے جبرا ایک معاھدہ لکھوایا کہ "خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم کمپنی بہادر کا"
یہ بات اس قدر عام ہوگئی کہ لوگ کہنے لگے
"حکومت شاہ عالم از دہلی تاپالم"
یہ معاھدہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ ہندوستان سے اب اسلامی اقتدار ختم ہوچکا ہے،وحشت وبربریت ، ظلم وستم کی گھنگھور گھٹائیں پوری فضا کو گھیر چکی ہیں ،وطنی آزادی اور مذھبی شناخت ان کے رحم وکرم پر ہوگی ایسے بھیانک ماحول اور پرفتن حالات میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بیٹے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے پوری جرأت وبیباکی کے ساتھ فتوی جاری کیا کہ
"ہندوستان دارالحرب ہے"
یعنی اب ملک غلام ہوچکا لھذا بلا تفریق مذہب وملت ہر ہندوستانی پر انگریزی تسلط کے خلاف جہاد فرض ہے

Scanned by CamScanner

ان کے فتوی کی روشنی میں علماء کھڑے ہوئے، سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمھما اللہ آگے بڑھے، پورے ملک کادورہ کر کے قوم کو جگایا
اور ہر طرف آزادی کی آگ لگادی اور
1831 / کو بالاکوٹ کی پہاڑی پر لڑکر جام شہادت نوش کیا
دھیرے دھیرے پورے ملک میں انگریزوں کے خلاف ماحول بننے لگا،
انگریزوں کے مظالم کوئی ڈھکے چھپے نہ تھے
چنانچہ
میکلم لوئین جج عدالت عالیہ مدراس وممبر کونسل نے لندن
سے اپنے ایک رسالہ میں ظلم وبربریت پر لکھاتھا
"ہم نے ہندوستانیوں کی ذاتوں کو ذلیل کیا انکے قانون وراثت
کو منسوخ کیا، بیاہ شادی کے قاعدوں کو بدل دیا، مذہبی رسم ورواج کی توہین
کی، عبادت خانوں کی جاگیریں ضبط کرلیں، سرکاری کاغذات
میں انھیں کافر لکھا، امراء کی ریاستیں ضبط کرلیں، لوٹ کھسوٹ
سے ملک کو تباہ کیا، انھیں تکلیف دیکر مالگزاری وصول کی، سب سے
اونچے خاندانوں کو برباد کر کے انھیں آوارہ گرد بنادینے والے بندوبست قائم
کیئے"
(مسلمانوں کا روشن مستقبل ص،110)

1857 / میں پھر دہلی کے چونیتس علماء نے جہاد کا فتوی دیا جسکی وجہ
سے معرکہ کارزار پھر گرم ہوگیا
دوسری طرف انگریزی فوجیں پورے ملک میں پھیل چکی تھیں
اور ہندوستان سے مذہبی بیداری وسرگرمی ختم کرنے کے لئے انگریزوں
نے بے شمار عیسائی مبلغین (پادری) کو میدان میں اتاردیا تھا جسے انگریزی
فوج کی پشت پناہی حاصل تھی جو جگہ جگہ تقریریں
کرتے اور عیسائیت کا پرچار کرتے، اسی دوران یہ خبر گشت کرنے لگی کہ
انگریزی حکومت نے ہندو مسلم کا مذہب خراب کرنے کے لئے اور
دونوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کیلیئے آٹے میں گائے اور سور کی ہڈی
کا برادہ ملادیا ہے، کنویں میں گائے اور سور کا گوشت ڈلوادیا ہے، ان واقعات
نے ہندوستانیوں کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف نفرت کی
ایک آگ لگادی، انکی ان مذہب مخالف پالیسیوں کی وجہ سے انگریزی
فوج میں ملازم ہندو مسلم سب نے زبردست احتجاج کیا،
کلکتہ سے یہ چنگاری اٹھی اور دھیرے دھیرے بارک پور، انبالہ
لکھنو، میرٹھ، مرادآباد اور سنبھل وغیرہ تک پہنچتے پہنچتے شعلہ بن گی
احتجاج کرنیوالے سپاہی اور انقلابی منگل پانڈے اور انکے ساتھیوں
کو پھانسی دے دی گئی، اور جہاں جہاں احتجاج ہوا اس پر سنجیدگی
سے غور کرنے کے بجائے سخت قوانین بنادئے گئے، احتجاجیوں کی بندوقیں
چھین لی گئیں، وردیاں پھاڑ دی گئیں،

Scanned by CamScanner

دوسری طرف 1857/ میں ہی جبکہ ہر طرف بغاوت کی لہر پھوٹ چکی تھی لوگ ادھر ادھر سے آکر حاجی امداداللہ مہاجر مکی کی قیادت میں انگریزوں سے مقابلہ کے لئے بے تاب تھے بانی دارالعلوم دیوبند مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا منیر وحافظ ضامن شہید رحمھم اللہ بطور خاص حاجی صاحب کی قیادت میں شاملی کے میدان میں انگریزوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے

دوسری طرف

جنگ بغاوت پھوٹنے کے بعد زیادہ تر انقلابی فوجیوں نے دہلی کارخ کیا اور جنرل بخت خان کے ساتھ ملکر پورے عزم وحوصلہ کے ساتھ دہلی شہر اور مغلیہ حکومت کا دفاع کرتے رہے، ناناصاحب، تاتیاٹوپے، رانی لکشمی بائی، رانابنی مادھو سنگھ وغیرہ بھی پیش پیش تھے، مگر انگریزوں کی منظم فوج کے سامنے بغاوت ناکام ہوگئی اور انگریزوں نے 20/ستمبر 1857/کولال قلعہ پر باقاعدہ قبضہ کرلیا اور سلطنت مغلیہ کے آخری چراغ بہادر شاہ کو گرفتار کرکے رنگون (برما) جلاوطن کردیا گیا

قارئین کرام:

ستاون کی بغاوت جسے انگریزوں نے غدر کانام دیا تھا ناکام ہونے کے بعد انگریزوں نے ظلم وستم کی جو بجلیاں گرائی ہیں(الامان والحفیظ) چونکہ مسلم عوام اور علماء صف اول میں تھے اس لئے بدلہ بھی ان سے خوب لیا گیا، مولویت بغاوت کے ہم معنی قراردے دی گئی ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے یہ حکم جاری کیا گیا تھا کہ لمبی داڑھی اور لمبے کرتے والے جہاں ملیں تختہ دار پر چڑھادیا جائے، قتل وپھانسی کا یہ سلسلہ تقریبا دوہفتہ چلتارہا،

ایک ہندومؤرخ میوارام گپت کے بقول " ایک اندازے کے مطابق 1857/ میں پانچ لاکھ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں "

ایڈورڈٹائمس کی شہادت ہے کہ صرف دہلی میں 500/علماء کو تختہ دار پر لٹکایا گیا

(ابھی تک گاندھی جی یاکانگریس کاوجود نہیں ہے کیونکہ گاندھی جی 1869 میں پیدا ہوئے تھے)

30/مئی 1866/کواکابرین امت اور یہی بچے کھچے مجاہدین نے دیوبند میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی جو آگے چل کر "دارالعلوم دیوبند"کے نام سے مشہور ہوا

1878/ میں اسی درسگاہ کے ایک فرزند مولانا محمود حسن دیوبندی نے (جو آگے چلکر "شیخ الھند"کے نام سے مشہور ہوئے انگریزوں کے لئے مسلسل دردسر بنے رہے

Scanned by CamScanner

"تحریک ریشمی رومال یا تحریک شیخ الھند" بزبان حکومت برٹش
"ریشمی خطوط سازش کیس "انھیں کی پالیسی کا حصہ تھی)
" ثمرۃ التربیت " کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسکا مقصد انقلابی
مجاھدین تیار کرنا تھا
1885 / میں انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد ڈالی گئی ،کچھ عرصے کے
بعد لوک مانیہ بال گنگادھر تلک نے "سوراج ہمارا پیدائشی حق
ہے" کا نعرہ بلند کیا اور 1909 / میں "جمعیۃ الانصار" کے نام سے
ایک تنظیم قائم ہوئی جسکے پہلے ناظم مولانا عبید اللہ سندھی منتخب ہوئے
اور 1911 / یا 12 / میں مولانا ابوالکلام آزاد نے کلکتہ سے الھلال اخبار کے ذریعے
آزادی کا صور پھونکا
1915 / میں ریشمی رومال کی تحریک چلی 1916 / میں ہندو مسلم
اتحاد کی تحریک چلی
اور 1919 / میں دہلی میں خلافت کانفرنس کا اجلاس ہوا اور اسی
جلسے میں باضابطہ "جمعیۃ علماء ھند" کی تشکیل ہوئی جسکے پہلے صدر
مفتی کفایت اللہ صاحب منتخب ہوئے
1919 / میں ہی امرتسر کے جلیاں والا باغ کے ایک جلسے میں انگریزوں
کی فائرنگ سے ان گنت ہندو مسلم کا خون بہا
1920 / میں حضرت شیخ الھند نے ترک موالات کا فتوی
دیا جسے مولانا ابوالمحاسن سید محمد سجاد بہاری نے مرتب
کرکے جمعیت کی طرف سے شائع کیا
1921 / میں مولانا حسین احمد مدنی نے کراچی میں پوری جرأت
کیساتھ اعلان کیا کہ "
"گورنمنٹ برطانیہ کی اعانت اور ملازمت حرام ہے"

1922 / میں ہندو مسلم اتحاد ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے شدھی
اور سنگھٹن تحریکیں شروع کیں جسکی وجہ سے فرقہ وارانہ
فسادات پھوٹے
1926 / میں کلکتہ میں جمعیت کے اجلاس میں جسکی
صدارت مولانا سید سلیمان ندوی نے کی مکمل آزادی کی قرارداد منظور ہوئی
1929 / اور 30 / میں گاندھی جی نے "ڈانڈی مارچ اور نمک ستیہ گرہ (نمک
سازی تحریک)" چلائی
1935 / میں حکومت ہند کا ایک دستور بنایا گیا
1939 / میں دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی
1942 / میں
" انگریزو! ہندوستان چھوڑو " تحریک چلی
بالآخر برٹش سرکار جھکی اور-----------15 / اگست 1947 / کو ملک
آزاد ہوگیا

Scanned by CamScanner

المختصر! وطن عزیز کو آزاد کرانے میں زبردست قربانیاں پیش کی گئی اور ظلم وبربریت کی ایک طویل داستان لکھی گئی جسکا ہر صفحہ ہندوستانیوں خصوصا مسلمانوں کے خون سے لت پت ہے، جذبہ آزادی سے سرشار اور سر پر کفن باندھ کر وطن عزیز اور اپنی تہذیب کی بقاء کیلئے بے خطر آتش افرنگی میں کودنے والوں میں مسلمان صف اول میں تھے

قارئین---------- لیکن جانے میرے وطن کو کسکی نظر لگ گئی ہے کہ پورے ملک میں بدامنی اور بے چینی بڑھتی جا رہی ہے، کچھ لوگوں کو یہاں کا میل جول ہندو مسلم اتحاد بالکل پسند نہیں ہے حالانکہ یہاں مختلف افکار وخیالات اور تہذیب وتمدن کے لوگ بستے ہیں اور یہی تنوع اور رنگارنگی یہاں کی پہچان ہے
چند فرقہ پرست عناصر ہیں جنھیں ملک کی یکتائی اور اسکا سیکولر نظام بالکل پسند نہیں وہ ساری اقلیتوں کو اپنے اندر جذب کرنے یا بالکلیہ انکا صفایا کرنے یا ملک کے جمہوری ڈھانچے کو تبدیل کرنے کیلئے بے تاب ہیں

بڑے تعجب کی بات ہے جنکا جنگ آزادی میں کوئی رول نہیں، وطن کی تعمیر میں کوئی کردار نہیں بلکہ انکے سروں پر بابائے قوم گاندھی جی کا خون ہو، جسکی پیشانی پر مذہبی تقدس کو پامال کرنے کا کلنک ہو اور جسکے سروں پر ہزاروں فسادات، لاکھوں بے قصور انسانوں کے قتل اور اربوں کھربوں کی تباہی کا قومی گناہ ہو اسکے نظریات کی تائید کیسے کی جا سکتی ہے؟ ؟؟
اور کیا ایسے لوگوں کے ہاتھ اقتدار دیکر ملک کی بے مثال جمہوریت اور خوبصورت نظام کے باقی رہنے کی توقع کی جا سکتی ہے؟ جبکہ ملک اس وقت ایک تلخ تجربے سے گزر رہا ہے------
عنقریب ملک بھر میں حتی کہ مدارس میں بھی پورے جوش وخروش کیساتھ 67/ واں جشن جمہوریت منایا جائیگا اے کاش آئین کے تحفظ اور جمہوری اقتدار کی بقا پر قسمیں کھائی جاتیں، نفرت بھرے ماحول کو امن وبھائی چارے سے بدلنے کی بات کی جاتی، مساویانہ آئینی حقوق کو یقینی بنایا جاتا، ملک دشمن عناصر اور فکر کو پابند سلاسل کیا جاتا؟،
اے کاش گنگا جمنی تہذیب کی لاج رکھی جاتی، اقلیتوں خصوصا مسلمانوں کے خلاف آگ اگلنے والی زبانوں پر بریک لگائی جاتی، نانک وچشتی، کے خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنے کا عزم کیا جاتا، اور کیا کیا لکھوں........
میں چاہتا ہوں علامہ کے اس شعر سے اپنے قلم کو سکون دوں

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اسکی یہ گلستاں ہمارا

Mdanwardaudi@gmail.com8853777798---

Scanned by CamScanner